حی علی الفلاح
بقلم کائنات جمیل
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

حی علی الفلاح

از

کائنات جمیل

www.novelsclubb.com

اچھا تو پریشان ہو تم؟

ماضی پر پشیمان ہو تم؟

رشتوں سے اکتائی ہوئی۔۔

خوابوں پر حیران ہو تم؟

سکون کی تمہیں تلاش ہے؟

خوشیوں کی تمہیں آس ہے؟

محفلوں سے بیزار ہو تم۔۔

www.novelsclubb.com

تنہائی تمہیں راس ہے؟

سنتی روز ایک آواز ہو؟

جسے کرتی نظر انداز ہو؟

اک بار اس پر غور کرو۔۔

شاید، سکون کا ہی راز ہو۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ نے بھی سنا ہو گا؟۔۔

"ڈھونڈنے سے خدا بھی مل جاتا ہے۔"

یقیناً ڈھونڈنے سے سب ہی مل جاتا ہے۔

کیا آپ کو بھی کسی کی تلاش ہے؟

www.novelsclubb.com

بلکل! ہو گی، ہر کسی کو ہوتی ہے۔

کسی کو سکون کی، کسی کو خوشیوں کی، کسی کو اچھے دوست کی، کسی کو اچھے دنوں کی یا کسی من پسند چیز کی۔۔

اور اگر آپ تلاش کے باوجود خالی ہاتھ ہیں؟ تو

یقیناً آپ اس چیز کو غلط مقام پر تلاش کر رہے ہیں۔

پھر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

"مقدر میں جو ہوگا مل ہی جائے گا" ضرورت ہی کیا ہے تلاش کی۔ پھر وہ ہر چیز کا الزام بھی مقدر کو ہی دیتے ہیں۔

حالانکہ مقدر کا لکھا ہی ملنا ہوتا تو خدا دعائیں بناتا ہی کیوں؟

www.novelsclubb.com

آپ مانیں یا نہ مانیں "دعا مقدر بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ صبح کے دس بجے کا وقت تھا، سڑک پر ہر طرف گاڑیوں کا شور وغل تھا۔ ہر کوئی

اپنے کام میں مصروف نظر آ رہا تھا۔

سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ مگر ٹھنڈی ہواؤں نے موسم کا توازن

برقرار رکھا ہوا تھا، سڑک کے دونوں

اطراف بڑی بڑی عمارتیں کھڑی تھیں۔ ایسے میں سڑک سے ذرا فاصلے پر واقع قصر

الگ ہی نظارہ پیش کر رہا تھا۔ صدر

دروازے سے اندر جائیں تو نچلی منزل جدید فرنیچر سے آراستہ تھی، جہاں اس وقت

خاموشی کا راج تھا۔ سیڑھیاں عبور کر

کے اوپر جائیں تو سارے کمرے بند نظر آ رہے تھے، کونے میں ایک کمرے کا

دروازہ آدھا کھلا تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی جوتے پہن رہی تھی، پھر وہ اٹھی اور آئینے کے سامنے جا کھڑی

ہوئ ی۔اس نے اپنی کالئی پر گھڑی پہنی،

اپنی گھنی لمبی پلکیں اٹھا کر خود کو آئینہ میں دیکھا۔اس نے جینز کے ساتھ سیاہ ہڈ

زیب تن کرر کھا تھا جو اس کے گھٹنوں

سے زرا اوپر تک آتا تھا۔سیاہ بال اس کے کندھوں پر گرتے تھے۔اس کی غزالی

آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں۔وہ ہلکا سا

مسکرائی تو اس کے ڈمپل واضح ہوئے۔اس کی مسکراہٹ بالشبہ بہت پیاری تھی مگر

یہ مسکراہٹ دکھ بھری تھی۔اس کے

چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ دل سے نہیں مسکرا رہی۔اس کی زں دگی سکون

اور خوشیوں سے خالی تھی مگر یہ

www.novelsclubb.com

ناامیدی اور مایوسی کا رستہ اس نے اپنے لیے خود چن رکھا تھا۔اب اس مسکراہٹ کی

جگہ ہمیشہ ایک سرد تاثر پایا جاتا تھا

اوران سیاہ غزالی آنکھوں میں سرخی پائی جاتی تھی۔اس کا کمرہ سیاہ رنگ میں ڈھال

ہوا تھا۔اس کمرے کا

فرنیچر، کھڑکیاں، دروازے، غرض کہ دیواروں پر پینٹ بھی سیاہ تھا اور یہ سیاہی

اس کے دل میں بھی پھیل چکی تھی۔اس

کے کمرہ اور دل دونوں ہی اندھیرے میں ڈوب۔چکے تھے۔جہاں روشنی کی دور

دور تک کوئی امید نہیں تھی۔وہ ایک دم

سے پیچھے مڑی ٹیبل سے سن گلاسز اٹھائیں اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی، طاہرہ بیگم اپنے کمرے سے نکل کر باہر آرہیں تھیں۔

"مما! بابا سو رہیں ہیں کیا؟"مہا جبین نے طاہرہ بیگم کو باہر آتے دیکھ کر سوال کیا۔

"ہاں بیٹا ابھی تو سو رہے ہیں، بس تھوڑی دیر میں اٹھ جائیں گے۔" طاہرہ بیگم نے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا! ٹھیک ہے مما میں جا رہی ہوں۔" وہ یہ کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"مہاجبین بیٹا، ناشتہ تو کر لو۔" جواب جانتے ہوئے بھی وہ عادت سے مجبور اسے پکار بیٹھیں۔

"نہیں مما، بھوک نہیں ہے۔"

یہ کہتے ہوئے وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔

معمول کے مطابق مہاجبین کو روکنے کی کوشش، اور معمول کے مطابق وہ اس میں ناکام ٹھہریں۔

www.novelsclubb.com

رٹے رٹائے سوال کا رٹا رٹایا جواب!

طاہرہ بیگم کو تو جیسے یہ الفاظ سننے کی عادت ہو گئی تھی۔ وہ مہا جبین کی عادتوں سے اچھی طرح واقف تھیں اس لیے

اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں، مگر مہا جبین کا یہ رویہ انھیں کافی پریشان کرتا تھا۔

کیا مہا جبین پہلے جیسی نہیں ہو سکتی؟ کیا اب انھیں مہا جبین کو ایسے ہی دیکھنے کی عادت ڈالنی ہو گی؟ آخر کب مہا جبین

نارمل ہو گی؟ تین سال، پورے تین سال گزر چکے ہیں، مگر مہا جبین کے چہرے پر کسی نے بھی مسکراہٹ نہیں دیکھی۔

آخر قیامت تو پورے خاندان پر اتری تھی، مگر جیسے ہم نے صبر کیا، کیا مہا جبین بھی نہیں کر سکتی تھی۔ طاہرہ بیگم نے

سوچا۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک سیاہ رنگ کی تیز رفتار کار ایک بڑی سی عمارت کے سامنے آ کر رکی۔ مہا جبین کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی

اور اس عمارت کے اندر چلی گئی۔ اس عمارت کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ یہ کوئی تعلیمی ادارہ تھا۔

راہداری کے دونوں اطراف کیاریاں بنیں تھیں جو راہداری کو گراؤنڈ سے جدا کرتی تھیں۔ ان کیاریوں میں مختلف رنگوں

کے گلاب لگے تھے۔ مہا جبین آس پاس نظر دوڑاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی گویا کہ کسی کو تلاش کر رہی ہو۔ گراؤنڈ میں

www.novelsclubb.com

کچھ لڑکیاں بیٹھی ہوئیں خوش گپیوں میں مصروف تھیں اور کچھ کھیلنے میں۔مہا جبین

اسی سرد تاثر کے ساتھ آگے بڑھتی

گئی۔یہ راہداری کے اطراف میں بنی کیاری پرنسپل آفس کے سامنے جا کر ختم ہو

جاتی تھی۔جہاں ایک لڑکی بیٹھی پھول

توڑ توڑ کر اگٹھے کر رہی تھی۔مہا جبین نے ایک نظر اس پر ڈالی اور آگے بڑھ گئی۔

وہاں اگر سیاہ رنگ کے گالب ہوتے

تو

یقیناًمہا جبین بھی یونہی بیٹھی انھیں توڑ رہی ہوتی۔وہ سیاہ رنگ کی شیدائی تھی اور وہ

سیاہ رنگ کی شیدائی لڑکی اپنی

تمام زندگی سیاہ کر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ اپنی یونیورسٹی کی ایک کلاس میں موجود تھی۔وہ کلاس بلکل خالی

تھی۔ایک کونے میں ایک لڑکی بنچ

پر بیٹھی تھی۔جو سر جھکائے کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھی۔مہا جبین کے

کلاس روم میں داخل ہوتے ہی اس نے

کتاب بند کردی۔گویا قدموں کی چاپ پہچان لی ہو۔مگر پلٹ کر نہیں دیکھا۔

مہا جبین ایک ایک قدم چلتے ہوئے اس لڑکی کے

پاس گئی۔

"میں تم سے ناراض ہوں۔"اس نے دیوار کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے پتا ہے مجھ سے تم ناراض نہیں ہو سکتی۔"مہا جبین نے سنجیدگی سے کہا۔وہ

ایسی ہی تھی۔اس کا مذاق بھی مذاق نہ

لگتا تھا۔

اس نے پلٹ کر دیکھا آنکھوں میں چمک در آئی اور لبوں پر مسکراہٹ۔ وہ ایک دم اٹھ کر مہا جبین کے گلے لگ گئی۔

"تم نے تو قسم اٹھا رکھی ہے ناں، روز مجھ سے انتظار کروانے کی۔" ارسا نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

"سالار سکندر نے امامہ ہاشم کا سالوں انتظار کیا تھا تم میرے لیے ایک گھنٹہ بھی نہیں کر سکتی۔" ارسا کی گرمجوشی دیکھ کر بھی مہا جبین کے لہجے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

"تم نے بس سالار سکندر کا انتظار ہی دیکھا تھا۔ خیر اس ناول میں اور بھی بہت کچھ تھا سیکھنے کے لیے جیسا کہ۔۔"

"ارسا پلیز میں ابھی ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔" مہا جبین نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں ارسا کی بات کاٹی۔ بیگ وہیں بنچ

www.novelsclubb.com

پر رکھا اور ارسا کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"مہا جبین! پلیز چلو نا تم بھی ٹرپ پر، دیکھو ہم سب جا رہے ہیں بہت انجوائے کریں گے۔" ارسا نے موضوع بدلتے ہوئے

کہا۔

"نہیں، میرا دل نہیں چاہ رہا، تم لوگ چلے جاؤ۔" مہا جبین اب اپنا بیگ کھول کر کتاب نکال چکی تھی۔

"مجھے کوئی تو وجہ بتاؤ نا مہا جبین، ہم جب بھی کہیں جا رہے ہوتے ہیں تم بس ہر بار یہی بہانہ بناتی ہو۔" مہا جبین کتاب

کے صفحے پلٹنے میں مصروف تھی۔ اور ارسا کو مکمل نظر انداز کر رہی تھی۔

ارسا نے کتاب اس کے ہاتھ سے چھین لی۔

ناول یو نو!

"یار ارسا پلیز، میں نے تم سے کہا ناں! نہیں دل کر رہا میرا، نہیں جانا میں نے کہیں بھی!، تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتی کوئی

چاّل تھی۔ بات!" وہ غصے سے ئی

ارسا نے کتاب اس کی گود میں پھینکی اور خاموشی سے اٹھ کر باہر گراؤنڈ میں چلی گئی۔ اس کے آس پاس کے بنچز پر کچھ

لڑکیاں پڑھنے میں مصروف تھیں اور وہاں گھاس پر ہر دو قدم کے فاصلے پر لڑکیاں گروپ بنا کر بیٹھی آس پاس کی دنیا

سے بے خبر ہنسی مذاق میں مصروف تھیں۔ ان میں سے کوئی ایک ہنستی تو باقی سب کے بھی قہقہے بلند ہوتے، اور اگر

www.novelsclubb.com

کوئی ایک پریشان ہوتی تو باقی سب بھی مایوس دکھائی دیتیں۔آخر دوستی ایسی ہی تو

ہوتی ہے۔دوست کی خوشی میں خوش

ہو جانا،اور اس کی پریشانی میں پریشان ہو جانا۔دوست تو ایسے ہی ہوتے ہیں

ناں !اپنے دکھ،اپنی خوشیاں سب بانٹ لیتے

ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ارسا بھی مہاجبین کی ہم عمر ہی تھی اس نے چہرے کے گرد سیاہ رنگ کا دوپٹہ کچھ

اس طرح لپیٹ رکھا تھا کے اس کی

صرف آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔

(ارسا اور مہ جبین دونوں بہت اچھی دوستیں تھیں۔دونوں تھرڈ ایئر کی طلبہ تھیں،

اور پڑوس میں رہتیں تھیں۔جس کی وجہ

سے ایک دوسرے کے گھر آنا جانا بھی لگا رہتا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے

بہت اچھی طرح واقف تھیں۔اور مہ جبین

کے گھر والے بھی ارسا کو جانتے تھے۔)

"اچھا سوری نا ارسا۔"مہ جبین بھی باہر گراؤنڈ میں آگئی تھی جہاں ارسا بیٹھی تھی۔

اس نے ارسا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سوری کی کوئی بات نہیں مہ جبین تم نے کچھ غلط نہیں کہا"۔ارسا نے غصے سے کہا

تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارسا اب اتنی چھوٹی سی بات پر کیوں غصہ ہو رہی ہو؟

مہاجبین کافی پریشان تھی کیوں کہ ارسامراد کو کبھی کسی نے غصہ کرتے نہیں دیکھا تھا۔وہ توہر وقت ہنستی مسکراتی

رہتی تھی۔اس کا یوں غصہ کرنا مہاجبین کو عجیب لگ رہا تھا۔ارسا ایک پر سکون زندگی گزار رہی تھی کیونکہ اس نے

اپنے لیے سکون کا انتخاب کیا تھا۔سکون کے لیے الگ راستہ ہے جب کے بے سکونی کے لیے الگ۔اب یہ انسان تک ہے

کہ وہ کون سے راستے کا انتخاب کرتا ہے،بالشبہ سکون فالح کے رستہ میں ہے۔

"ارسا تم جا رہی ہو ناں ہمارے ساتھ۔"وہ دونوں ابھی باتیں ہی کر رہیں تھیں کہ ان کی کالس کی تین اور لڑکیاں ان کے پاس

آ کر کھڑی ہو گئیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پتہ نہیں، ابھی کچھ سوچا نہیں۔" ارسا ان لڑکیوں سے اچھی طرح واقف تھی، اس لیے مختصر جواب دیا۔

"اور مہاجبین تم، تم جاؤ گی ناں؟" ان میں سے ایک لڑکی نے سوال کیا، اور اسی کے ساتھ باقی دونوں کا قہقہ بلند ہوا۔

مہاجبین نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہائے! اس بیچاری سے کیا پوچھ رہی ہو؟" دوسری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھو تم ہمیں بتا سکتی ہو، کیا ہوا ہے تمھیں؟" تمسخر اڑاتا لہجہ۔ ان کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ صرف مہاجبین کا

www.novelsclubb.com

مذاق اڑا رہیں ہیں۔۔

مہاجبین اب کی بار بھی خاموش رہی، مگر آنکھیں شدت برداشت سے مزید سرخ ہو چکیں تھی۔ ماتھے پر بل پڑے تھے۔

بیٹھے ہوئے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ رکھا تھا۔ان کی باتوں سے اس کی
گھٹنوں پر گرفت مضبوط ہوتی جارہی

تھی،ہاتھ کپکپارہے تھے۔اس نے اپنی جھکی نظریں اٹھا کر ان لڑکیوں کو دیکھا۔بال
کی حسین آنکھیں تھی مہاجبین حسن کی

،ان آنکھوں میں اگر سرد مہری اور دکھ نہ ہوتا توان کی خوبصورتی پر قصیدے لکھے
جاتے۔۔

"چچ،چچ،لگتا ہے ڈپریشن کا شکار ہے بیچاری،اچھا چلو ہم چلتے ہیں۔ہمیں کیا؟"وہ
ہنستے ہوئے واپس پلٹیں۔

اس وقت مہاجبین ہی جانتی تھی کہ اس کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ماضی کو یاد کرنا
کتنا تکلیف دہ تھا،بعض دفعہ آپ کی

غلطی نہیں بھی ہوتی پھر بھی آپ وقت کے ہاتھوں روند دیے جاتے ہیں۔ مگر اس سے بر تر یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی چیز

کے نہ ملنے پر، یا کسی چیز کے چھن جانے پر ہللا تعالی سے شکوہ کرتا پھرے۔ ہمیں کسی بھی انہونی کے پیچھے ہللا تعالی

کی حکمت کو سمجھنا چاہیے تا کہ گناہوں اور ناشکری سے بچا جا سکے۔ مگر مہا جبین حسن یہی سب سمجھنے میں ناکام

ہوئی تھی یا پھر سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی تھی۔

(یہ تینوں لڑکیاں فورتھ ایئر کی طلبہ تھیں۔ ہر کسی پر رعب جمانے کی کوشش

کرتیں۔ مہا جبین کو خاموش دیکھ کر روز ہی

تنگ کرنے آجاتیں۔ پوری یونیورسٹی ان لڑکیوں کی حرکتوں سے تنگ تھی۔ عجیب کوئی بے حس مخلوق تھی نہ کسی کی

خوشی کی پرواہ، نہ ہی کسی کے غم کی۔ بس اپنی ہی دنیا میں رہتیں تھیں۔ اپنی خوشی کے لیئے ہی سب کرتیں تھیں۔ خواہ

اگلے انسان پر قیامت ہی کیوں نا ٹوٹ رہی ہو۔)

"ویسے تمھیں ان لڑکیوں کو جواب دینا چاہیے تھا۔" ارسا نے خفگی سے کہا۔

"کیا جواب دیتی میں انھیں؟" مہا جبین نے ایک تھکان بھری سانس خارج کی۔

"کیا مطلب، کیا جواب دیتی؟ تمہیں کوئی بھی آکر کچھ بھی بولے گا اور تم یوں ہی خاموش بیٹھی رہو گی؟" ارسا نے حیرت سے

اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ارسا! میں نہیں جانتی کیوں، مگر مجھے بات کرتے ہوئے ایک خوف سا ہوتا ہے۔ مجھے اب بولنا، سننا کچھ بھی اچھا نہیں

لگتا۔اب الفاظ مجھے صرف اذیت دیتے ہیں۔جس کا بولنا پسند تھا اب اس کی آواز کو

ترستی ہوں۔تین سال ارسا، تین سال

ضائع ہو چکے میری زندگی کے،ان تین سالوں نے مجھے بدل کر رکھ دیا ہے۔اب

کچھ محسوس نہیں ہوتا مجھے،احساسات

کو ترس گئی ہوں میں،مگر ایک احساس رہ گیا ہے باقی،شاید احساس کمتری۔مجھے

مرحہ دنیا میں سب سے عزیز تھی۔وہ

چلی گئی تو خود کو کمتر سمجھنے لگی ہوں۔پتا ہے ارسا!جب من پسند چیز چھین لی جائے تو

پھر ہر چیز سے دل اٹھ جاتا

ہے۔"مہاجبین نے دکھ بھری آواز میں کہا۔اس کی آنکھوں میں کرب اترا تھا۔

دل تو جیسے بس ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

جذبات، احساسات، سے خالی، اگر کچھ بچا تھا تو مرحہ سے محبّت، اس سے شفقت

، اس کی باتیں، اس کا معصوم چہرہ، اس کی

شرارت بھری آنکھیں، اس کے مسکراہٹ میں ڈھلے لب۔۔

"مہاجبین دیکھو، انسان کو ہللا پاک پر یقین ہونا چاہیے کہ زندگی اور موت ہللا تعالی

کے اختیار میں ہے۔ ہللا تعالی نے یہ تو ہم

مسلمانوں پر پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ ہماری زندگی ہمارے پاس رب کی امانت

ہے۔ اب کسی کی امانت سے دل لگا لینا

کہاں کی عقل مندی ہے؟ ہمیں پتا ہوتا ہے کہ دنیا فانی ہے، ہر شے فانی ہے، پھر ہم

کسی چیز کے چھن جانے پر صبر کیوں

نہیں کر لیتے؟ ہماری محبّت کا حقدار صرف ہمارا خدا ہے۔ باقی سب تو فانی ہے۔ ہلل

تعالی اپنے محبوب بندوں کو مختلف

www.novelsclubb.com

طریقوں سے آزماتا ہے ہو سکتا ہے تمہارے لیے بھی یہ کوئی آزمائش ہو۔ تم بس

صبر کیا کرو، ہللا تعالی سے دعا منگا

کرو، دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ابھی نہیں تو دیر سے سہی، مگر دعائیں قبول ضرور

ہوتی ہیں۔ ہلل تعالی کو اپنے بندوں کا

اس سے مانگنا بہت پسند ہے، اور کچھ لوگوں کا مانگنا خدا کو اس قدر پسند آجاتا ہے کہ وہ

دعا کی قبولیت کا وقت بڑھا دیتا

ہے۔ تم بس نماز پڑھ کر سچے دل سے اپنے لیے سکون مانگا کرو، یقین جانو خدا بڑی

محبّت سے سنتا ہے۔"۔۔ارسا ایسے

ہی ہر مشکل وقت میں مہاجبین کے ساتھ ہوتی تھی۔ وہ اسے سمجھایا کرتی

تھی، کیونکہ وہ اس کی دوست تھی اور دوست تو

مشکل وقت کے ہی ساتھی ہوتے ہیں ناں!۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کبھی ذات حق کی تلاش میں، کبھی شوق چشم سیاہ میں

میں بھٹک رہی ہوں یہاں وہاں، مجھے لے لے اپنی پناہ میں۔

مہاجبین گھر کی سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی، جب اسے اپنے عقب سے طاہرہ بیگم کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"مہاجبین! بیٹا ہمارے ساتھ کھانا کھا کر روم میں چلی جانا"

"نہیں مما، میں روم میں ہی کھالوں گی۔" مہا جبین نے سرسری سا جواب دیا۔

"اب آپ کو پتا ہی ہوتا ہے کے اس نے کھانا روم میں کھانا ہے، تو کیا روزا ایک ہی
بات کرتی ہیں؟ کھانے دیا کریں اسے
روم میں ہی!" حسن صاحب نے طاہرہ بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے، میں کچھ نہیں کہتی آپ کی الڈلی کو، مجھے تو ویسے ہی فکر ہو رہی
تھی اس کی، صبح ناشتہ بھی نہیں
کر کے گئی تھی۔ آپ تو کھانا کھائیں نا دیر ہو رہی
ہے آپ کو۔"

"نہیں آج نہیں جانا کورٹ، شکر خدا کا آج کوئی کام نہیں ہے، آج ذرا دیر آرام
کروں گا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے آپ کھانا تو کھائیں، مجھے آج ایوننگ میں بھی سٹوڈنٹس کو لکچر دینے جانا ہے۔" وہ تھکان بھری آواز میں بولیں۔

پھر وہ دونوں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔

مہاجبین اپنے کمرے میں گئی، بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے چابیاں اٹھائیں اور باہر نکل آئی۔ اپنے کمرے سے چند قدم کے فاصلے پر ایک دوسرے کمرے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔ تاال کھوال، اور آرام سے دروازہ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ کمرہ بلکل صاف ستھرا تھا اور ہر چیز سلیقہ سے رکھی گئی تھی گویا کسی نے ابھی ہی سب سمیٹا ہو۔ اندر داخل ہوتے ہی سامنے

www.novelsclubb.com

کھڑکی پر نظر پڑتی تھی، جس کے آگے پردہ لگایا گیا تھا۔ بائیں طرف دیوار کے ساتھ

بیڈ لگایا گیا تھا اور دائیں طرف دو

الماریاں رکھیں تھیں۔ مہا جبین آگے بڑھی اور پہلی الماری کا دروازہ کھولا۔ اس

میں کسی ساتھ، آٹھ سالہ بچی کے کپڑے ہینگ

کیے گئے تھے، جو بلکل نئے لگ رہے تھے۔ الماری کے فرش پر ایک نقلی پھولوں

سے بنا سفید اور سرخ رنگ کا تاج رکھا

تھا۔ مہا جبین نے وہ تاج ہاتھ میں اٹھایا، تھوڑی دیر یوں ہی الٹتی پلٹتی رہی اور پھر

واپس رکھ کر الماری بند کر دی۔ پھر وہ

دوسری الماری کے پاس گئی، اسے کھولا، اس میں بس کھلونے اور گڑیا پڑی ہوئی

تھی۔ اس نے اس گڑیا کو ہاتھ میں لیا

، آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا سماعت سے ایک آواز ٹکرائی۔۔

"مہا! میری گڑیا کو الماری سے نکالیں۔ پلیز مہا، اس کا سانس بند ہو رہا ہو گا، وہ مر جائے گی، میری گڑیا کو کچھ نہیں ہونا

چاہیے، مہا پلیز۔" مہا جبین کو مرحہ اپنے سامنے روتی ہوئی نظر آئی۔

(یہ گڑیا چند دن پہلے ہی خریدی گئی تھی اور آج غلطی سے مہا جبین نے الماری میں رکھ دی تھی جس کے بعد مرحہ حسن

کا رونا دھونا شروع ہو گیا تھا، مرحہ اپنے ہر کھلونے کے ٹوٹنے پر یوں ہی رونے لگ جاتی تھی، وہ ننھی سی جان خود سے

منسلک ہر چیز کا خیال رکھتی، پھر چاہے وہ کوئی کھلونا ہی کیوں نہ ہو۔)

"مرحہ! روتے نہیں ہیں ایسے، بس کچھ نہیں ہو گا تمہاری گڑیا کو، میں اسے ابھی نکال دیتی ہوں۔" مہا جبین کو ابھی مرحہ کی

معصومیت پر بہت پیار آرہا تھا۔وہ ایسے رو رہی تھی گویا اس کو ہی کسی نے الماری میں بند کر دیا ہو۔(مہا جبین مرحہ سے

دس سال بڑی تھی مگر مرحہ پھر بھی اسے نام سے بالتی تھی۔بلکہ سب کے برعکس وہ اسے مہا کہہ کر بالتی تھی)

مہا جبین نے الماری کھول کر اس سے گڑیا نکالی اور بے دھیانی میں اسے بیڈ پر پھینک دیا۔

مگر پھر مرحہ کی رونے کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔۔

"مرحہ!،کیوں رو رہی ہو بھئی،اب کیا ہوا تمہیں۔"مہا جبین نے اب کی بار زرا چڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے میری گڑیا کو پھینکا ہے۔"معصومیت سے جواب دیا گیا۔

"اچھا!تو پھر؟"مہا جبین کی سمجھ میں واقعی کوئی بات نہیں آئی تھی۔

"مہا! میری گڑیا کو ایسے نا پھینکا کریں پلیز، اس کی بھی تو کوئی سیلف ریسپکٹ ہے
ناں۔" مرحہ نے بڑی سنجیدگی کا
مظاہرہ کرتے ہوے کہا۔

مہا جبین حسن اپنی اس ننھی بہن کی باتیں سن کر دنگ رہ گئی۔

وہ ننھی پری ایسی ہی تھی۔ سب کا خیال رکھنے والی، سب سے پیار کرنے والی، اپنے
کھلونوں کا بھی ایسے ہی خیال رکھتی
تھی۔ اپنے گھر کا چراغ، اپنے گھر کی رونق تھی وہ۔۔ مگر رونقیں تو چند دن ہی کی
مہمان ہوتی ہیں ناں ! کہیں نا کہیں، کبھی
نا کبھی تو چراغ کو بجھنا ہوتا ہے۔۔

مہا جبین کو ایک لمحہ لگا حال میں واپس آنے میں۔ اس نے گڑیا کو واپس الماری میں
رکھ دیا۔ اب مذید اس کے لیے وہاں رکنا

www.novelsclubb.com

مشکل ہو گیا تھا۔ بے سکونی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ آنکھیں تھی کے مذید سرخ ہو چکی تھیں۔ مگر آنسو اب ختم ہو

چکے تھے۔ اب مہا جبین حسن نے رونا چھوڑ دیا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسا مراد اپنے گھر سے باہر نکلی اور مین روڈ کے کنارے پر دائیں جانب چل دی۔ اس نے سیاہ رنگ کا عبایا پہن رکھا تھا

اور سیاہ رنگ کا سٹالر بھی چہرے کے گرد لپیٹ رکھا تھا۔ باہر ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہیں تھیں۔ وہ چلتی چلتی اب قصر

حسن کے سامنے آرکی تھی۔ جو ان کے گھر سے بس دس، پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔

www.novelsclubb.com

"السلام وعلیکم انکل، کیسے ہیں آپ؟" ارسا کی نظر اندر داخل ہوتے ہی حسن صاحب پر پڑی جو اس وقت کاغذوں کے پلندے میں الجھے بیٹھے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں، تم بتاؤ بیٹا کیسی ہو؟ آؤ بیٹھو" حسن صاحب نے کاغذ اٹھا کر ایک طرف رکھے۔

"الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا؟" ارسا نے انھیں مصروف دیکھ کر سوال کیا۔

"نہیں بیٹا! میں تو ایسے ہی بور ہو رہا تھا تو سوچا کوئی کام ہی کر لوں۔" حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا! آنٹی کہاں ہیں؟ نظر نہیں آ رہیں کہیں۔" ارسا نے اطراف میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

"بیٹا وہ یونیورسٹی گئیں ہیں، فائنل ٹرم سٹارٹ ہو رہے ہیں ناں !، تو بس ان دنوں کچھ ایکسٹرا کلاسز ہو رہی ہیں۔ تم نے

مہاجبین سے ملنا ہے؟" حسن صاحب نے سرسری سا پوچھا۔

"نہیں انکل، میں تو آپ ہی سے بات کرنے آئی تھی۔"

"ہاں، ہاں بولو بیٹا، سب خیریت ہے ناں؟" حسن صاحب پریشان ہو گئے۔

"جی جی انکل سب خیریت ہے۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ وہ دراصل میں یونیورسٹی ٹرپ کے ساتھ جا رہی ہوں تو میں

چاہتی ہوں کے مہاجبین بھی میرے ساتھ چلے مگر اس نے ہر بار کی طرح اس بار بھی منع کر دیا ہے۔" ارسا مایوس سی ہو

کر کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا میں بھی اسے سمجھاتا ہوں مگر وہ کہاں کسی کی سنتی ہے بس ہر وقت کمرے میں ہی رہتی ہے۔"

"پھر بھی انکل آپ ایک بار اس سے بات ضرور کیجیئے گا۔وہ تو آپ کو پتا ہی ہے یونیورسٹی میں بھی کسی سے بات نہیں کرتی۔میں بھی اسے سمجھاتی ہی رہتی ہوں مگر اس پر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔"

"بیٹا دیکھو اس نے تو پڑھائی بھی چھوڑ دی تھی، یہ تو خدا کا شکر ہے تم نے اسے سمجھایا اور اس نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیا۔میں اب کوشش ہی کر سکتا ہوں اسے سمجھانے کی۔" حسن صاحب نے افسردگی سے کہا۔

(اس کے بعد وہ کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ارسا سے حسن صاحب اور طاہرہ بیگم دونوں ہی بہت پیار کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

آخر! ان کی اکلوتی بیٹی کی اکلوتی دوست تھی۔ارسا بھی انھیں اپنے والدین جیسی عزت ہی دیتی تھی۔مہا جبین کافی حساس

تھی اور ہمیشہ پریشان رہتی تھی، جبکہ ارسا کافی سمجھدار تھی اور وہ مہا جبین کو ہمیشہ سمجھاتی رہتی تھی۔ان کی دوستی

ایک "پرفیکٹ فرینڈشپ" تھی۔مہا جبین غصہ ہوتی تو ارسا اسے منا لیتی۔وہ پریشان ہوتی تو ارسا اسے حوصلہ دیتی۔

غرض، ہر مشکل وقت میں ارسا اس کے ساتھ ساتھ ہی رہتی تھی۔)

"اچھا ٹھیک ہے انکل اب میں چلتی ہوں عصر کی اذان ہو رہی ہے۔آپ اسے سمجھایئے گا ضرور۔"

یہ کہتے ہوئے ارسا نے اٹھ کر اپنا بیگ لیا۔

حسن صاحب نے اسے جاتا دیکھ کر ایک بار پھر ان کاغذات کو اپنے سامنے رکھ لیا۔

وہ ہللا حافظ کہتی ہوئی ی باہر نکل آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تو تو خود سے ہی نہیں آشنا۔

تیری ذات تجھ پر ہی راز ہے۔

تیرے قلب میں ہے چھپا ہوا،

تیری روح کو جس کی تالش ہے۔

طاہرہ بیگم شام کا کھانا کھانے بیٹھ چکی تھی اور حسن صاحب ابھی اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں مہاجبین کو بال کر لے آؤں"۔ حسن صاحب یہ کہتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔

(روشنی پورے قصر میں پھیلی ہوئی تھی سوائے مہاجبین کے کمرے کے، جو اس وقت الائٹ جلنے کے

باوجود اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، شاید سیاہ رنگ کے زیر اثر تھا۔)

حسن صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو مہاجبین بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مہاجبین بیٹا! چلو کھانا کھالو۔"۔ حسن صاحب نے اسے اپنی طرف متوجہ نہ پا کر کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا میں روم میں ہی کھالوں گی۔" مہا جبین کی نظریں ہنوز کتاب پر مرکوز تھیں۔

"جلدی آؤ نیچے میں انتظار کر رہا ہوں۔" حسن صاحب اس کی بات ان سنی کر کے نیچے آ گئے۔

"مجھے پتا تھا نہیں آئے گی وہ، اب بیٹھ کر کھانا کھائیں۔"

طاہرہ بیگم نے خفگی سے کہا۔

زرا انتظار کریں آتی ہی ہو گی۔ یہ دیکھیے آ گئی۔" حسن صاحب نے سیڑھیوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"طاہرہ بیگم کے چہرے پر بھی خوشگوار حیرت ابھری۔

"اب اپنے بابا کی بات میں کیسے ٹال سکتی ہوں؟"۔مہا جبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

(وہ مسکراتے ہوئے بالشبہ بہت حسین لگتی تھی، مگر وہ کہتے ہیں ناں! قسمت رالتی بھی انھیں ہے جو ہنستے ہوئے پیارے لگتے ہیں۔ مگر مہا جبین حسن نے اپنے لیے اس راستے کا انتخاب خود کیا تھا۔)

"بیٹا یونیورسٹی ٹرپ پر کیوں نہیں جا رہی تم؟"حسن صاحب کھانا کھانے کے بعد مہا جبین سے مخاطب ہوئے۔

"اچھا تو آپ کو ارسا نے یہ بھی بتا دیا؟ اس کے پیٹ میں تو کبھی کوئی بات رہ ہی نہیں سکتی۔"مہا جبین نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا وہ تمھاری دوست ہے اور اسے تمھاری فکر تھی،اسلئے اس نے مجھے بتادیا۔"

"خاک فکر تھی میری!" مہاجبین نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے

کہا مگر حسن صاحب سن چکے تھے۔

"بیٹا! ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا جو انسان آپ کے منہ پر آپ

کی تعریف کرتا ہے وہ کبھی بھی اچھا دوست نہیں ہوتا۔اچھا دوست تو وہ ہوتا ہے جو

آپ کی خوشی سے بڑھ کر آپ کی

بہتری چاہے۔آپ کے کوئی غلط قدم اٹھانے پر آپکو منع کرے نا کہ آپ کی ہاں میں

ہاں ملائے۔اچھا دوست تو وہ ہوتا ہے

جو آپ کی بہتری کے لیے آپ کی ناراضگی کو مول لیتا ہے۔وہ دوست جو آپ کی

خوشی کے لیئے غلط کو صحیح کہیں وہ

دراصل دوست نہیں ہوتے۔

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر حسن صاحب اٹھے اور کمرے میں چلے گئے۔ طاہرہ بیگم بھی کچن میں چلی گئیں۔

مہاجبین کا چہرہ بتا رہا تھا کے اس پر حسن صاحب کی باتوں کا گہرا اثر ہوا ہے۔ اسے حسن صاحب کی باتیں دل کی گہرائی

میں اترتی محسوس ہوئیں۔

ارسا کافی دیر وہاں یونہی اکیلی بیٹھی رہی، پھر کچھ دیر بعد وہ اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

"آخر! کب میری اس مایوسی سے جان چھوٹے گی؟ مجھے کب سکون ملے گا؟ کب میرے دل سے مرحہ کی یادیں نکلیں

گی؟ آخر کیوں مجھے کمتر ہونے کا احساس رہتا ہے؟ آخر کیوں بالوجہ میرے دل میں بے سکونی پھیلی ہوئی ہے؟ کیا کبھی

www.novelsclubb.com

مجھے بھی سکون ملے گا؟لوگ خودکشی بھی شاید اسلیئے کرتے ہیں۔آخر جب آپ کے
دل کی یہ کیفیت ہو کے بے سکونی

کے عالوہ آپ کو دل میں کچھ نہ ملے تو ایسے وقت میں کیا موت سے بہتر فیصلہ کوئی
ہو سکتا ہے؟"اس نے سوچا۔وہ
کسی بھی معاملے کو ایک ہی پہلو سے دیکھتی تھی،اور جلد بازی میں فیصلہ کر دیا کرتی
تھی۔

آخر!اب وہ کیا فیصلہ کرنے جارہی تھی؟

قسمت کو کیا منظور تھا؟

یہ ایک رات اس کی زندگی میں کیا کردار ادا کرنے جارہی تھی؟

کیاہونے واال تھااس رات؟

www.novelsclubb.com

وہ یہی سب سوچتے ہوئے اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔بیڈ پر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی، کتاب گود میں رکھی ہوئی

تھی۔اس کی نظریں کتاب پر مرکوز تھیں اور دماغ کو ماضی کی کسی یاد نے گھیر رکھا تھا۔

☆ماضی) تین سال قبل (☆

یہ دن دو بجے کا وقت تھا۔سڑک پر ہر طرف گاڑیوں کا شور و غل تھا۔سورج کو بادلوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ہر طرف ٹھنڈی

ہوائیں چل رہیں تھیں۔کسی طوفان کے آنے کا اندیشہ ہو رہا تھا۔ایسے میں مہا جبین طاہرہ بیگم کے ہمراہ ایک شاپنگ مال میں

داخل ہو رہی تھی۔اس نے ایک سات، آٹھ سالہ لڑکی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔وہ ننھی پری اپنے ہاتھ کو چھڑانے کی ہر ممکن

www.novelsclubb.com

کوشش کر رہی تھی۔

"مما! مجھے کاٹن کینڈی لینی ہے، وہ دیکھیں۔" مرحہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر سڑک کی دوسری جانب اشارہ کیا۔

"مہاجبین بیٹا اسے لے جا کر دال دو جو یہ مانگ رہی ہے۔" طاہرہ بیگم نے مہاجبین کو دیکھے بغیر کہا۔

"جی مما، بس کال آ رہی ہے کسی غیر شناسا نمبر سے۔ میں اندر جا کر بات کرتی ہوں پھر دال دوں گی۔" مہاجبین نے ایک ہاتھ

سے مرحہ کو پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں فون پکڑ رکھا تھا۔ نظریں فون کی سکرین پر جما رکھیں تھی۔ مرحہ کو

ایک ہاتھ سے پکڑے ہوئے مہاجبین نے دوسرے ہاتھ سے گلاس ڈور کھولا۔ مرحہ کے قدم آگے کو اٹھ رہے تھے، اور نظریں

www.novelsclubb.com

ہنوز سڑک کے دوسرے کنارے پر تھیں۔

"مہاجبین! بیٹا تم اسے کچھ لے دو جب تک میں اس طرف دیکھتی ہوں کچھ اچھا سا نظر آئے تو لے لوں۔" طاہرہ بیگم نے اندر

داخل ہو کر دائیں طرف جاتے ہوئے کہا۔

"او کے مما، میں بس یہ کال اٹینڈ کر لوں۔" مہاجبین نے مرحہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا۔

مہاجبین نے فون کان کے ساتھ لگایا اور ٹہلنے والے انداز میں بائیں جانب قدم بڑھائے۔ مرحہ کے قدموں کی چاپ اسے اپنے

www.novelsclubb.com

عقب سے مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو، ہیلو؟ آواز سنائی دے رہی ہے آپ کو؟" مہاجبین نے دوسری جانب خاموشی پا کر پوچھا۔

"اونہوں! ایک تو لوگوں کو کوئی کام ہی نہیں ہوتا شاید اسلیئے اپنا وقت بھی برباد کرتے ہیں اور دوسروں کا بھی۔"

مہاجبین نے غصے میں فون بند کیا اور واپس مرحہ کی طرف پلٹی مگر مرحہ تو وہاں کہیں نہیں تھی۔

"مرحہ! مرحہ" وہ بلند آواز میں بولی۔

"ایک تو یہ لڑکی بھی ناں، پتا نہیں کہاں گھوم رہی ہے؟" مہاجبین شدید غصہ میں دائیں جانب بڑھی۔

کچھ ہی دیر میں مہاجبین طاہرہ بیگم کے پاس پہنچ چکی تھی۔

"مما! مرحہ کہاں ہے؟" مہاجبین نے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

"کک۔۔۔کیا مطلب مہاجبین" مرحہ کو میں ابھی تمہارے پاس چھوڑ کر آئی تھی۔ ویسے اگر یہ کوئی مذاق ہے تو ابھی بتا دو

www.novelsclubb.com

پلیز۔" طاہرہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

"نہیں مما، میں مذاق نہیں کر رہی۔ سچ میں مرحہ وہاں کہیں نہیں ہے۔ مجھے تو لگا تھا
وہ آپ کے پاس آگئی ہو گی۔"

مہا جبین اور طاہرہ بیگم پریشانی سے اسے آس پاس تلاش کرنے لگے پورے مال کا
چپہ چپہ چھان مارا مگر اس کا کوئی نام
و نشاں ہی نہیں تھا۔

آنکھوں میں ایک ٹھنڈا تاثر لیے وہ دروازے کی جانب بڑھی۔ طاہرہ بیگم بھی
قدرے پریشان سی ہو کر مہا جبین کے پیچھے
لپکیں۔

www.novelsclubb.com

مگر دروازہ عبور کر کے جو منظر انہوں نے دیکھا، وہ ناقابل یقین تھا۔ وہ یہ سب
دیکھنے کے لیے بلکل تیار نہیں تھیں۔

دونوں نے ایک ساتھ مال کی سیڑھیاں عبور کیں۔سامنے لوگوں کا مجمع لگا تھا۔

مہاجبین لوگوں کو دھکے دیتی،ان کے

درمیان سے گزرتی آگے چلی گئی۔

مگر آگے۔۔وہ ننھا وجود بے جان سا پڑا تھا۔خون اس کے سر کی چوٹی سے ابل ابل

کر زمین پر گر رہا تھا۔اس کا چہرہ زرد

ہو چکا تھا۔سب دور کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہوا ہے اسے ؟،کیسے ہو گیا یہ ؟"مہاجبین نے بلند آواز میں پوچھا۔

"میم یہ بچی سڑک پار کر رہی تھی،جب ایک گاڑی اسے کچلتے ہوئے گزر گئی۔گاڑی

کی رفتار تیز تھی اسلئے نمبر بھی

نہیں نوٹ کر پائے۔" مجمع سے کسی ایک شخص نے وضاحت دی۔

www.novelsclubb.com

طاہرہ بیگم اور مہا جبین مرحہ کی طرف بڑھیں۔کب ایمبولینس آئی، کب مرحہ کو

اس پر سوار کیا گیا، کب وہ ہسپتال پہنچے

اور کب اسے ایمر جنسی میں لے جایا گیا انھیں کچھ یاد نہ تھا۔یاد تھا تو فقط فریادیں

کرنا، اپنی سسکیاں، اپنے آنسوں، اپنی

الپرواہی، اور مرحہ کا وہ سڑک پر پڑا وجود۔۔

طاہرہ بیگم کے لب مسلسل ہل رہے تھے وہ ذکر اذکار میں مصروف تھیں۔جب کہ

مہا جبین پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر

ٹہل رہی تھی۔

"مما! آپ یہیں انتظار کریں، میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔" طاہرہ بیگم نے محض

اسے دیکھنے پر اکتفا کیا۔

www.novelsclubb.com

مہاجبین ریسپشن کی طرف چلی گئی وہاں سے ہو کر وہ ایک کمرے کی جانب بڑھی۔

اس کمرے کا گالس ڈور سیاہ رنگ کا

تھا۔اس نے دروازہ کھوال اور اس کمرے میں داخل ہو گئی۔اس کمرے میں جائے

نماز زمین پر بچھے ہوئے تھے۔ایک دیوار

کے ساتھ الماری تھی جس میں قران پاک اور دیگر اسالمی کتابیں رکھی گئیں تھیں۔

ایک طرف چند جائے نماز تہہ کر کے

رکھے گئے تھے۔وہاں خاموشی ہی خاموشی تھی، مگر مہاجبین کو عجیب سا سکون مال

تھا۔مہاجبین ایک کونے میں جا کر

نماز پڑھنے لگی۔۔ www.novelsclubb.com

نماز پڑھ کر اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لیے۔

پہلے چند سورتیں پڑھیں، پھر درود شریف اور چند قرآنی آیات اس کے بعد وہ دعا مانگنے لگی۔

"ہللا تعالی پلیز مرحہ کو ٹھیک کر دیں، پلیز اسے کچھ نہ ہو ہللا تعالی مجھے وہ بہت عزیز ہے، بہت عزیز، اس دنیا میں سب

سے عزیز، پلیز ہللا تعالی اسے صحت یاب کر دیں۔ ہللا تعالی اسے ٹھیک کر دیں۔ ہللا تعالی آپ سے پہلی بار کوئی دعا اتنے دل

سے مانگ رہی ہوں۔ اس کے بغیر ہم سب اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہللا تعالی پلیز، وہی تو ہمارے گھر کی

رونق ہے۔ اس کے بغیر گزارہ ممکن نہیں ہمارا۔ بس میری یہ دعا قبول کر دیں۔" اس کی آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر باہر آ

رہے تھے۔ آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ زبان پر فریادیں
تھیں۔ وہ رو رو کر دعائیں مانگ رہی

تھی۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ وہاں اس کے اور خدا کے عالوہ کوئی نہ تھا۔ خالی
دیواریں اسے خدا سے ہمکالم ہوتا دیکھ

رہیں تھیں۔ وہ ایک لڑکی کی اپنی بہن کے لیے محبّت دیکھ رہیں تھیں۔ اس کے اپنی
بہن کے لیے بہتے آنسوں دیکھ رہیں

تھیں۔ ایک لڑکی کی اپنی بہن کے لیے فریادیں سن رہیں تھیں۔ آخر فریادیں بھی
کیوں نہ کرتی اس کی جان سے عزیز بہن

موت سے کچھ ہی قدم کے فاصلے پر تھی۔ بہنوں میں جتنی بھی نوک جھوک ہو۔
بہنیں آخر بہنیں ہی ہوتی ہیں ناں۔ ان کی

محبّت، ان کی شفقت تو ویسی ہی ہوتی ہے۔۔

دعا کر کے وہ جائے نماز سے اٹھی۔الماری کے پاس گئی ایک قران مجید اٹھایا اس کا

غالف اتار کر الماری میں رکھا اور

واپس جائے نماز پر آ کر بیٹھ گئی۔۔

اس نے قرآن کا پہال صفحہ کھوال،اور سورۃ فاتحہ کی تالوت کی۔۔

اتنے میں مہا جبین کے فون پر بیل بجی۔

وہ جائے نماز سے اٹھی اور الماری کے پاس گئی(نماز پڑھنے سے پہلے اس نے اپنا فون

الماری میں ہی رکھ دیا تھا۔)

"بابا کاالں گ"اس نے سکرین دیکھتے ہوئے زیر لب دوہرایا اور فون اٹھا کر کان کے

ساتھ لگالیا۔

"السالم و علیکم،بابا!"مہا جبین کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ رو تی رہی ہے۔

"وعلیکم السلام بیٹا، کہاں ہو تم لوگ؟ میں ابھی گھر آیا ہوں۔ گھر میں کوئی بھی نہیں ہے، اور یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے؟" حسن صاحب نے فکر مندی سے پوچھا۔

مہاجبین کے لیے تو الفاظ جیسے ختم ہی ہو گئے تھے۔ سر کا درد اچانک بڑھنے لگا۔ آنسوں ایک بار پھر ابل ابل کر اس کے چہرے کو تر کر گئے۔ الفاظ تو جیسے اس کے حلق میں اٹک گئے تھے۔

"مہاجبین بیٹا، کچھ بولو بھی۔ آخر ہوا کیا ہے؟ سب خیریت ہے ناں!" دوسری طرف سے آواز آنے پر اس کے آنسوؤں کا زور ٹوٹا، اب وہ کیا بتاتی، خیریت ہی تو نہیں تھی۔

"باب۔۔ با، وہ دراصل۔۔ مرحہ۔۔" وہ اٹکتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکی۔

"کیا۔۔ کیا ہوا مرحہ کو؟" حسن صاحب نے پریشانی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔۔ مرحہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔" آنسوں ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔

"کیا؟۔۔ کب ؟۔۔ کیسے ہوا یہ سب ؟۔۔ اور تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" حسن صاحب نے حیرت کے عالم میں اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

"بابا۔۔۔۔ میں آپ کو ایڈریس میسج کرتی ہوں، آپ جلدی سے آجائیں پھر سب بتاتی ہوں آپکو۔"

"ٹھیک ہے بیٹا ذرا جلدی کرنا" حسن صاحب نے فون بند کر دیا۔

مہاجبین نے جلدی جلدی ایڈریس ٹائپ کر کے حسن صاحب کے نمبر پر سینڈ کر دیا۔ خود آکر دوبارہ قرآن مجید پڑھنے میں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مصروف ہو گئی۔اس کے دل کو قرآن مجید پڑھتے ہوئے کافی سکون مل رہا تھا۔

آنسوں اب تھم چکے تھے۔

اب اس نے سورۃ بقرہ ترجمہ کے ساتھ پڑھنی شروع کی۔۔

پڑھتے پڑھتے ایک آیت پر وہ رکی۔اس نے اس آیت کو ایک بار پڑھا، پھر دوسری

بار اس کا ترجمہ ذرا بلند آواز میں پڑھا

--

"اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، بھوک، جان و مال کے نقصان اور آمدنیوں کے

گھاٹے میں مبتال کر کے تمہاری آزمائش

www.novelsclubb.com

کریں گے اور خوشخبری ان لوگوں کو دیجیئے جو مصیبت پڑنے پر) صبر کرتے ہیں

اور (کہتے ہیں ہم خدا ہی کے ہیں اور

خدا کی طرف ہی ہمیں پلٹ کر جانا ہے ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی اور اس کی رحمت ہو گی اور

ایسے ہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔"

مہا جبین کچھ دیر اس آیت کو ہی دیکھتی رہی۔ مگر پھر آگے پڑھنے لگی وہ شاید اس آیت پر غور کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

مہا جبین ہر روز فجر کی نماز کے بعد کچھ دیر قرآن کی تالوت کیا کرتی تھی۔ کبھی کبھار ترجمعہ کے ساتھ بھی پڑھ لیتی

مگر کبھی بھی کچھ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی تھی۔

اور جب قرآن مجید کو سمجھا ہی نہ جائے تو اس پر عمل کیسے کیا جائے گا۔ قرآن مجید ہللا تعالی کی طرف سے اس کے

بندوں کے لیے ایک پیغام ہے، ایک خط ہے، جس کو صرف چوم کر اونچی جگہ رکھ

دینا یا بغیر سمجھے پڑھ لینا مقصد نہیں

ہوتا، سمجھنا ہوتا ہے کہ آخر ہللا تعالی اپنے بندوں سے کیا کہہ رہے ہیں، ہمیں کس

موقع پر کیا کرنا ہے اور کونسے کاموں

سے اعتراض برتنا ہے۔

اس نے ابھی سورۃ مکمل نہیں کی تھی جب اسے دروازے پر دستک سنائی دی۔ وہ

جلدی سے اٹھی قرآن مجید کو غالف میں

ڈاال اور الماری میں رکھ کر دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھولنے پر حسن

صاحب کو سامنے کھڑا پایا۔

"بابا۔۔ بابا۔۔۔ ہماری مرحہ۔" وہ حسن صاحب کے گلے لگ گئی۔ آنسوں پھر اس

کی آنکھوں سے سیالب کی طرح نکل کر حسن

www.novelsclubb.com

صاحب کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

"بس۔۔میرے بیٹے، کچھ نہیں ہوگا اسے انشاءﷲ۔" حسن صاحب نے اس کے سر پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابا۔۔یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے، میں نہ ہی اسے اکیلا چھوڑتی اور نہ ہی یہ حادثہ پیش آتا۔"

"نہیں، میرے بچے نہیں، یہ سب تو قسمت کا کھیل ہے۔ تم خود کو الزام مت دو۔ تمہارا کوئی قصور نہیں۔" حسن صاحب نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

اب وہ دونوں ایمرجنسی وارڈ کی طرف جا رہے تھے۔ انھیں سامنے سے ایک ڈاکٹر باہر آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ دونوں تیز تیز

www.novelsclubb.com

قدم اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر کی طرف بڑھے۔طاہرہ بیگم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑیں ہوئیں۔

"جی ڈاکٹر صاحب، ہماری بچی ٹھیک تو ہے ناں اب؟"

حسن صاحب پر امید لہجے میں گویا ہوئے۔

طاہرہ بیگم اور مہا جبین کی نظریں بھی ڈاکٹر کے چہرے پر جمی ہوئیں تھیں۔کیا نہ تھا ان آنکھوں میں، امید تھی، الچار گی تھی، دکھ تھا، یقین تھا۔

بس ایک جملہ سننے کی دیر تھی۔اس ایک جملے نے ان کے مستقبل کا فیصلہ کرنا تھا۔ اس ایک جملے نے ان کی زندگیوں کو بدلنا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"وی آر سوری، شی از نو مور۔"ڈاکٹر صاحب نے اپنے ازلی پروفیشنل لہجہ میں کہا۔

چہرہ بلکل بے تاثر۔کوئی افسوس کوئی

دکھ نہیں۔جیسے روز کا کام ہو اور بات بھی یہی تھی۔روز کم از کم دس مریض تو ان

کی آنکھوں کے سامنے مرتے تھے۔

کہنے کو یہ ایک جملہ تھا مگر ان سب کی تو جیسے سانسیں ہی اٹک کر رہ گئیں،وہ حیرانگی

سے کبھی ایک دوسرے کو

دیکھتے اور کبھی ڈاکٹر کو۔۔

مہاجبین نے لڑکھڑاتے ہوئے دیوار کا سہارا لیا۔

"دیکھیں یہ نہیں ہو سکتا،آپ ایک بار اسے دیکھ کر آئیں وہ مر نہیں سکتی،وہ مجھے

چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔"مہاجبین

بچوں کی طرح رو رو کر فریادیں کرنے لگی۔

ڈاکٹر صاحب وہاں سے چلے گئے۔وہ تین وجود ابھی کسی پتھر کا مجسمہ معلوم ہوتے

تھے۔آنکھوں میں بے یقینی ہی بے

یقینی تھی۔مہاجبین آس پاس نظر دوڑا رہی تھی جیسے مرحہ ابھی کہیں سے آکے اس

کے ساتھ لپٹ جائے گی۔ابھی آکر اس

کا ہاتھ پکڑ کر لے جائے گی۔ مگر ایسا کچھ نہ ہوا۔

"بابا آپ انھیں سمجھائیں ناں، پلیز بابا، دیکھیں ہماری مرحہ تو بہت چھوٹی ہے۔وہ

ہمیں یوں چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔۔"وہ

روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

طاہرہ بیگم بھی خاموشی سے آنسو بہا رہیں تھیں اور حسن صاحب بھی زرا بے چین

کھڑے تھے۔ان کی آنکھوں سے ایک

بھی آنسو نہیں گرا تھا۔وہ برداشت کی انتہا پر تھے۔وہ صبر کرنا سیکھ چکے تھے۔

مہا جبین نے طاہرہ بیگم اور حسن صاحب کے ہمراہ ایمرجنسی وارڈ کی طرف قدم بڑھائے۔انھیں ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا

کہ ارسا کو کچھ ہو سکتا ہے۔آس پاس کے سارے منظر دھندلا رہے تھے۔دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے۔تینوں کی

نظریں سٹریچر کی جانب اٹھیں،اور وہیں ٹھہر گئیں۔وہاں سٹریچر پر مرحہ کی لاش پڑی تھی۔اچانک آس پاس سے آوازیں آنا

بند ہو گئیں۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔مہا جبین گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی۔اور دونوں ہتھیلیاں فرش پر ٹکا

لیں۔حسن صاحب بھی اس کے قریب بیٹھ گئے۔مہا جبین کا سر اپنے کندھے کے ساتھ لگایا۔

"بس میرے بچے،بس،ہلا کی چیز تھی۔لے لی اس نے۔"

حسن صاحب اسے سمجھا رہے تھے مگر اس کی یہ حالت دیکھ کر ان کے لیے بھی صبر کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

"بابا! میں نے دعائیں کیں تھیں، میں نے ہللا تعالی سے اس کی زندگی مانگی تھی۔ میں نے فریادیں کیں تھیں۔ میں روئی تھی، گڑگڑائی تھی۔ میری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ کیوں نہیں ہوئیں میری دعائیں قبول؟ بابا! دعائیں تو سب کی قبول ہو جاتی ہیں نا! پھر میری کیوں نہیں؟"

"بس مہا جبین، میرے بچے بس، ایسے شکوے، شکایتیں نہیں کرتے۔ کوئی مصلحت ہی ہو گی اس میں بھی۔"

"بابا! میں نے بہت دل سے دعا کی تھی۔ بہت دل سے۔ آج سے پہلے کوئی دعا اتنے دل سے نہیں مانگی تھی۔ پھر کیوں بابا؟

پھر کیوں میری دعائیں قبول نہیں ہوئیں؟" اس کی آواز اب کی بار کافی بلند تھی۔ وہ حسن صاحب کو نہیں سن رہی تھی۔ وہ

بول رہی تھی، وہ ابھی صرف بول رہی تھی۔ اس کی بلند آواز سے آس پاس کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ مگر وہ انھیں نہیں

دیکھ رہی تھی۔ وہ بس بولے ہی جا رہی تھی اور روئے جا رہی تھی۔

☆حال☆

کھٹر کی تھپ کی آواز سے کھلی تو مہا جبین اپنے ماضی سے نکل کر حال میں آئی۔ وہ ہنوز کتاب گود میں رکھے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

مہاجبین نے کتاب اٹھا کر ایک طرف رکھی اور کھڑکی کے پاس چلی گئی۔پردہ اٹھا کر

باہر دیکھا تو بہت تیز ہوائیں چل

رہیں تھیں۔اس نے کھڑکی بند کی پردہ گرایا اور واپس آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔وہاں بیٹھے

بیٹھے ہی اچانک اس کی آنکھ لگ

گئی۔۔

یہ رات کا کوئی پچھال پہر تھا۔جب ایک آواز مہاجبین کی سماعت سے ٹکرائی۔وہ

اچانک اٹھ بیٹھی۔اس کے دل کی عجیب

سی کیفیت تھی۔اسے اپنے دل پر عجیب سا بوجھ محسوس ہوا۔اس کا دل چاہا کے وہ

خودکشی کر لے۔وہ اپنی جان لے لے۔

وہ بس کسی طرح سکون پا لے۔کسی طرح اس دنیا سے اس کا پیچھا چھوٹے۔بس اب

وہ ازادی چاہتی تھی ہر خوف سے،ہر

www.novelsclubb.com

پریشانی سے، ہر بے سکونی سے، ہر شخص سے، اور اپنی سانسوں سے، مگر مہا جبین حسن یہ بھول بیٹھی تھی کے خودکشی

کی موت میں سکون نہیں ملتا؟ وہ موت کو آسان سمجھنے کی غلطی کر بیٹھی تھی۔ وہ معاملات کو ایک ہی پہلو سے دیکھنے

کی عادی تھی، اور وہ یہ اب بھی کرنے جا رہی تھی۔۔

وہ جلدی سے اپنے بستر سے اٹھی، اور دروازے سے باہر نکلی۔ پورے گھر میں خاموشی کا راج تھا۔ روشنی کے باوجود

مہا جبین حسن کو ہر طرف اندھیرا نظر آ رہا تھا۔ جو جیتے ہی اندھیرے میں ہوں، پھر وہ روشنی کیسے دیکھ پائیں گے؟ اور

یہ رات تو مہا جبین حسن کی زندگی کی سیاہ ترین رات تھی۔ یا پھر روشن ترین؟ وہ ایک ایک سیڑھی اترتے ہوئے اپنے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماضی کو یاد کر رہی تھی۔

اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا۔

(مہا جبین دیکھو انسان کو ہللا تعالی کی زات پر یقین ہونا چاہیئے۔)

دوسری سیڑھی پر قدم رکھا۔

(زندگی اور موت صرف ہللا تعالی کے اختیار میں ہے۔)

اس نے ایک اور قدم آگے بڑھایا۔

(ہللا تعالی نے ہم مسلمانوں پر یہ تو پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ ہماری زندگی ہمارے

پاس ہمارے رب کی امانت ہے۔اب

www.novelsclubb.com

کسی کی امانت سے دل لگا لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔)

اس نے ایک قدم مذید آگے بڑھایا۔

(ہمیں پتا ہوتا ہے کہ دنیا فانی ہے، دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ پھر ہم کسی چیز کے چھن جانے پر صبر کیوں نہیں کر لیتے)

وہ ایک ایک قدم آگے بڑھا رہی تھی اور ارسا مراد کی باتیں اس کے دماغ میں گونج رہیں تھیں۔

(ہماری محبّت کا حقدار صرف ہمارا رب ہے۔)

اس نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا۔

(ہللا تعالی اپنے بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے لیے بھی یہ ایک آزمائش ہی ہو۔)

مہاجبین حسن کا دماغ یہاں آکر رک جاتا تھا۔ اس کی سوچ اس سے آگے نہیں جاتی تھی۔ یا پھر وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی؟

اس کا دل و دماغ دونوں ہی زنگ آلود ہو چکے تھے۔وہ ارسا مراد کی باتیں سن تو لیتی
تھی مگر کبھی بھی غور نہیں کرتی

تھی پھر اس سے ان باتوں پر عمل کی کیا ہی توقع رکھی جاتی؟

وہ اپنے دماغ سے سارے خیاالت جھٹکتے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کچن کی

جانب بڑھی۔کچن میں داخل ہوتے ہی وہ

تیزی سے پھلوں کی ٹوکری کے پاس گئی۔ہاتھ بڑھایا اور چاقو نکاال۔پھر اسے الٹ
پلٹ کر دیکھتی رہی۔

"مجھے معاف کر دیجیۓ گا بابا، مما، ارسا پلیز۔"اس نے خود کالمی کے انداز میں کہا۔

آنسوں ابل ابل کر اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

اس نے چاقو پکڑا اور اپنے ہاتھ کی

نبض پر چال دیا۔

خون اس کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر گرنے لگا۔وہ "دھب" کی آواز سے نیچے
گری اور محظ چند سیکنڈ لگے مہا جبین

حسن کا دل بند ہونے لگا۔اس کی نظر ایک ہی جگہ ٹھہر گئی۔اس کے چہرے پر ایک
رنگ آرہا تھا اور ایک رنگ جا رہا

تھا۔

اس کا نامہ اعمال کسی بدترین ماضی کی مانند اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگا۔اس
کے چہرے پر پریشانی کے آثار

تھے۔وہ یہ سب دیکھ کر اپنی زندگی کی پریشانیاں بھول چکی تھی۔

،آخر! کیا۔۔کیا سوچ کر اس نے مرنے کا فیصلہ کیا تھا؟

کیااس کے اعمال اس قابل تھے کہ اسے مرنے کے بعد سکون نصیب ہوتا؟اسے

خوشیاں نصیب ہوتیں؟

وہ جس سکون کی تلاش میں تھی کیاوہ اس موت میں تھا؟اس حرام موت میں!۔۔

اسے اپنے ماضی میں کی گئی کوئی ایک بھی نیکی یاد نہیں آرہی تھی۔

اسے اب اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔اسے ایک عجیب سی مخلوق اپنے

سامنے دکھائی دے رہی تھی۔جسے

اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اسے دیکھ کر عجیب ساخوف طاری ہورہا تھااس پر۔

اس مخلوق پراس کی نظریں ہی

نہیں ٹھہر رہیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

کاش!میں ایسانہ کرتی،کاش!!،میں اب واپس پلٹ سکتی کاش!کیااب میرے

پاس واپس پلٹنے کاکوئی راستہ نہیں ہے؟بس

ایک بار میں پلٹ جاؤں، پھر میں کبھی کسی سے شکوہ، شکایت نہیں کروں گی۔اپنی ساری زندگی عبادت میں گذار دوں گی۔

کاش ایسا ہو جائے۔۔

مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی، وہ مخلوق ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

وہ بے بسی سے انھیں دیکھے جا رہی

تھی۔وہ اس کے بلکل قریب پہنچ چکے تھے۔اسے اپنے جسم میں کانٹے کی طرح کچھ

چبھتا ہوا محسوس ہوا۔آہستہ آہستہ وہ

چبھن بڑھتی جا رہی تھی۔اب اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی وہ درد سے تڑپنے لگی۔

وہ اپنی گردن کو نفی میں ہال رہی

تھی۔اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا پھر اسے اپنا جسم بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا۔اس کا

منہ کھال کا کھال رہ گیا اور اسکی

گردن ایک جانب لڑھک گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اب اس نے اپنے آپ کو ایک بند کوٹھری میں پایا۔جہاں چاروں جانب اندھیرا ہی
اندھیرا تھا۔اس کوٹھری کی دیواریں اس سے
بس ذرا سے فاصلے پر تھیں۔اچانک اسے وہاں کوئی مخلوق نمودار ہوتی دکھائی دی۔
جن کی آمد سے وہ اندھیری کوٹھری
روشن ہو گئی۔وہ انھیں دیکھ نہ پائی
اس مخلوق نے آتے ہی اس سے تین سوال پوچھے۔
"تمہارا رب کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا نبی کون ہے؟"

"تمہارا دین کیا ہے؟"

"آہ! یہ تو وہی سوال ہیں جن کے جواب میں ساری زندگی یاد کرتی آئی تھی۔

مگر۔۔ مگر مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا؟۔۔

مہاجبین نے اس قدر نورانی مخلوق کو دیکھا تو وہ ڈر کر رہ گئی۔اس پر خوف طاری ہو گیا۔

"تم ہی ہو۔"

"تم ہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"تم ہی ہو، سب۔"

"مجھے معاف کر دو، مجھے جانے دو۔" وہ صدمے سے چال رہی تھی۔ مگر اب اس کی چیخیں سننے واال یہاں کوئی نہیں تھا۔

اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ یہ جواب دماغ سے نہیں دیے جا سکتے بالکہ یہ تو دل

سے دیے جاتے ہیں۔اپنے ایمان سے

دیے جاتے ہیں۔اور اپنے اعمال سے دیے جاتے ہیں۔۔

اب وہ نورانی مخلوق وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔مہا جبین کو اپنے جسم پر کچھ چلتا ہوا

محسوس ہوا۔اس نے دیکھا تو وہاں

سانپ ہی سانپ تھے۔ویسے سانپ مہا جبین نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔وہ

اونچی آواز میں چیخنے لگی مگر اس

اندھیری کوٹھری میں اس کی چیخیں کون سنتا؟

کاش!میں نے اپنے رب کی بات مان لی ہوتی۔تو آج مجھے یوں رونے اور چیخنے کی

ضرورت ہی نہ پڑتی۔کاش!میں اس

www.novelsclubb.com

چاقو کی جگہ قران مجید اٹھا لیتی۔اس نے بے بسی سے سوچا۔مگر اب۔۔اب اس کے بس میں کچھ نہ تھا۔"

اچانک اسے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس اندھیری کوٹھری کی ساری دیواریں اسے آگے آتے ہوئے محسوس ہوئیں۔

دائیں طرف کی دیوار بائیں طرف سرک رہی تھی اور بائیں طرف کی دیوار دائیں طرف۔اس نے اپنی پسلیوں کو ٹوٹتا

محسوس کیا۔اب کی بار وہ ضبط نہ کر سکی اور اونچی آواز سے چیخنے لگی۔اس کے آنسوں تھے کہ تھم ہی نہیں رہے

www.novelsclubb.com

تھے۔

اف! یہ ندامت، یہ بے بسی، یہ درد، اور یہ بے سکونی، اس نے کبھی محسوس کی تھی؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہللا تعالی مجھے معاف کر دیں، مجھے معاف کر دیں۔" وہ چال رہی تھی۔ مگر اسے سننے واال کوئی وہاں موجود نہ تھا۔

خدا اپنے عاجز بندوں کو موت سے پہلے ہی ہدایت عطا کرتا ہے۔

"اے! میرے ہللا، مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کی عطا کی گئی زندگی، آپ کی امانت کا خیال نہ رکھ سکی۔ میں نے اس حرام موت کو ترجیح دی۔ مجھے معاف کر دیں۔"، وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔

"میں سمجھ نہ سکی کہ مرحہ کی موت میرے لیے ایک آزمائش تھی، ہللا تعالی مجھے معاف کر دیں، میں آپ کی آزمائش پر پورا نہ اتر سکی۔ مجھے معاف کر دیں۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔" وہ یونہی فریادیں کر رہی تھی جب اسے کندھوں سے

www.novelsclubb.com

پکڑ کر کسی نے جنجھوڑا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔اس کا جسم پسینے میں شرابور تھا۔وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔

اس نے ہاتھ اپنے آس پاس پھیرا۔۔

"مہاجبین بیٹا! کیا ہوا تمہیں؟ کوئی برا خواب تو نہیں دیکھ لیا؟" طاہرہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

مہاجبین نے اطراف میں نظر دوڑائی۔"الحمدللہ،" بے ساختہ اس کے منہ سے نکال۔اس نے آگے بڑھ کر طاہرہ بیگم کو گلے سے لگایا۔طاہرہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔

طاہرہ بیگم کو ایک رات میں مہاجبین میں آنے والی اس تبدیلی پر خوشگوار حیرت ہو رہی تھی۔مگر یہ تو مہاجبین ہی جانتی

www.novelsclubb.com

تھی کہ یہ ایک رات کتنی بڑی تھی؟اور یہ ایک رات اسے کہاں سے کہاں لے گئی تھی؟

"مما! آپ ناشتہ بنائیں، میں بس کچھ دیر میں آتی ہوں۔"

مہاجبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

طاہرہ بیگم اٹھ کر حیرت کے عالم میں نیچے چلیں گئیں۔

ان کے جانے کے بعد مہاجبین اپنے بستر سے اٹھی اور کھڑکی کے پاس چلی گئی۔اس نے سیاہ دبیز پردے اتار پھینکے۔

غصے سے سیاہ رنگ کی بیڈ شیٹ کھینچ کر نیچے پھینکی۔اب اسے سیاہ رنگ سے خوف آتا تھا، ڈر لگتا تھا، مایوسی ہوتی

www.novelsclubb.com

تھی۔اس ایک رات نے اس میں بہت کچھ بدل دیا تھا۔

آخر! اسے توبہ کا موقع دے دیا گیا تھا۔ اسے ایک نئ زندگی عطا کی گئ تھی۔ اس کی

چیخیں، اس کی سسکیاں، اس کی

ہچکیاں، اس کی فریادیں سن لیں گئیں تھیں۔ وہ ابھی زندہ تھی۔ ابھی اس کے پاس

موقع تھا۔ اس پر ایک اور احسان کر دیا گیا

تھا۔ اسے ان نورانی مخلوقات کے چہرے حلیہ کچھ بھی یاد نہ رہا تھا۔ بس اپنی

چیخیں، اپنی سسکیاں، اپنی ہچکیاں یاد تھیں۔

اپنی توبہ یاد تھی، اپنا رونا یاد تھا۔ وہ ندامت، وہ مایوسی، وہ بے بسی یاد تھی۔ اس پر رحم

کر دیا گیا تھا۔ اس پر کرم کر دیا گیا

تھا۔ اسے توبہ کا موقع دے دیا گیا تھا۔ اس پر احسان کر دیا گیا تھا۔ مگر کیوں؟ اس

نے سوچا۔

اس کیوں کا جواب تو کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔

خود مہاجبین کے پاس بھی نہیں۔

یہ تو خدا کی مرضی ہے، وہ جسے چاہے ہدایت دے، اور جسے چاہے گمراہ کرے، خدا کو بس اپنے بندے کی کوئی ایک نیکی

پسند آجاتی ہے۔ جس کے صدقے وہ اسے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

مہاجبین تیار ہو کر نیچے ناشتہ کرنے چلی گئی۔ طاہرہ بیگم اور حسن صاحب کھانے کے ٹیبل پر اسی کا انتظار کر رہے

تھے۔

"زہے نصیب! آج میرا بچہ کیسے ہمارے ساتھ کھانا کھانے آگیا۔ آج سورج مغرب سے تو نہیں نکال کہیں؟" حسن صاحب مذاق

کے انداز میں گویا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"بابا! آپ تو مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔" وہ مسنوعی خفگی سے بولی۔اب وہ انھیں کیا بتاتی کے وہ مغرب کا سورج بھی دیکھ

آئی تھی؟

"ارے! نہیں نہیں میرے بچے، تم بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔"

حسن صاحب،ایک ایک چیز اٹھا کر بڑے پیار سے مہاجبین کی پلیٹ میں رکھ رہے تھے۔

طاہرہ بیگم ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ مہاجبین کو دیکھے جا رہیں تھیں۔آخر! ایک مہاجبین کے بدلنے سے سب کچھ بدلتا جا

رہا تھا۔ان کے گھر کو ویرانیاں ختم ہو گئیں تھیں اور ان کے گھر میں رونق لگ گئی تھی۔سب کچھ اچھا لگ رہا تھا آج۔

طاہرہ بیگم کو مہاجبین کو ایسے دیکھ کر مرحہ کی یاد نے آن گھیرا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ ننھی پری ناشتے کے ٹیبل پر ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرتی تھی اور مسلسل باتیں کرنے میں بھی لگی رہتی تھی۔۔

طاہرہ بیگم اس کی یاد سے نکلیں اور پھر سے مہاجبین کو دیکھنے لگیں۔یادیں تو زندگی کا حصہ ہوتی ہیں۔جیسے کچھ اچھی

یادیں آپ کو پریشانی میں بھی مسکرانے پر مجبور کر دیتی ہیں، ویسے ہی کچھ بری یادیں آپ کو خوشی کے موقع پر بھی

رالنے کا ہنر رکھتی ہیں۔۔

اسے ہنستے دیکھ کر طاہرہ بیگم کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی، پورے تین سال بعد انھیں قمہاجبین کے چہرے

پر مسکراہٹ نظر آئی تھی۔

مہاجبین ناشتہ کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مہاجبین بیٹا! آج یونیورسٹی سے چھٹی کرو آج ہمارے ساتھ زرا وقت گزار لو پھر پتا نہیں میرے بچے کا موڈ کب خراب ہو جائے؟" حسن صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

"بابا! رالئیں گے کیا؟ مہاجبین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب انشاءہللا میرا موڈ کبھی ویسا نہیں ہو گا۔ میں نے اب بہت کچھ سیکھ لیا ہے۔ میں اب خود کو بدلنے کی پوری کوشش کر رہی ہوں۔" اس کر ساتھ ہی وہ "ہللا حافظ" کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

دروازے سے باہر نکلتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

میں نے خود پر ہی نہیں اپنے والدین پر بھی ظلم کیا ہے۔ایک بیٹی ان سے ایک
حادثے میں چھین لی گئی تھی اور دوسری

میں نے چھین لی۔ میں نے خود کو ان سے چھین لیا تھا، میں کتنی بڑی ظالم ہوں۔ مجھے
اپنے دکھ، اپنی بے سکونی، اپنے

غموں کی فکر تھی۔ کیا میرے والدین خوش تھے ؟میری تو وہ بہن تھی مگر ان کی بیٹی
ان سے دور ہو گئی تھی۔ مجھے ان

کے صبر کے پیچھے چھپا غم کیوں نظر نہ آیا؟انھیں اپنی ایک بیٹی کی موت کے بعد
دوسری کے سہارے کی ضرورت

تھی۔ مگر میں اپنے سکون کو ہی کوستی رہی۔اپنی ہی خوشیاں ڈھونڈھتی رہی۔آخر
کیوں ؟مجھے ان کی خوشیوں کا خیال

کیوں نہیں آیا؟انھوں نے ایک بیٹی کی الش دیکھی تھی تودوسری بھی ان کے لیے

کب زندہ تھی؟مہاجبین حسن کواب ہر

چیز کااحساس ہورہاتھا۔اس وقت کا بھی جواس نے ضائع کردیاتھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ارسامیں نے تم سے ایک بات کرنی ہے۔"مہاجبین نےارساکویونیورسٹی میں

اکیلے کھڑادیکھاتوکہا۔

(اب یہ کیسے ہوسکتاتھاکہ مہاجبین حسن اپنی دوست سے کچھ چھپائے۔ارساکے

منع کرنے کے باوجودوہ اپنے خواب

بھی ارساسے شیئرکرتی تھی۔)

وہ دونوں کالس میں جانے کے بجائے البئریری میں چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کیا بات کرنی تھی تم نے؟"ارسا نے لائبریری میں پہنچ کر مہا جبین سے سوال کیا۔

"ارسا میں نے ایک بہت برا خواب دیکھا ہے آج رات۔"

"مہا جبین! کتنی مرتبہ سمجھایا ہے تمھیں، یوں خواب نہیں بیان کرتے۔"ارسا نے ذرا خفگی سے کہا۔

"ارسا پلیز! میں نے تمھیں نہ بتایا تو پھر مجھے مذید ٹینشن ہو گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے بتاؤ، اب تمھیں میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ منع کروں گی تو تم نے کونسا خاموش ہو جانا ہے۔"ارسا نے ہار

www.novelsclubb.com

مانتے ہوئے کہا۔

مہا جبین کو جو یاد تھا لفظ بہ لفظ ارسا کو بتا دیا۔

"میں جانتی ہوں، تمھیں یقین نہیں آئے گا، مگر یہی سچ ہے۔" مہا جبین نے اداسی

سے کہا۔

"مجھے یقین کیوں نہیں آئے گا؟ میں تمہاری بات پر یقین نہیں کروں گی تو اور کس

کی بات پر کروں گی۔" ارسا نے حق

جتاتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمھں کہا کہ یہ برا خواب ہے؟ جس خواب کے زریعے تمھں ہدایت عطا

کی گئی وہ خواب کیسے برا ہو سکتا ہے؟

اور رہی بات سکون کی تو مہا جبین ذرا سوچو کے ایک انسان، چلو تم اپنے بابا کو ہی دیکھ

لو وہ تم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔

تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں۔ سوچو کے وہ تمہیں ایک بار بلائیں اور تم نہ

جاؤ اور اس کے بعد تمہیں ایک ہی

دن میں کئی بار بلائیں اور تم نظر انداز کرو تو کیا وہ تمہیں اگلے دن بلائیں گے؟"

مہاجبین کا سر خود بخود نفی میں ہال۔

"اب تم سوچ رہی ہو گی کہ تم اپنے بابا کو نظر انداز ہی کیوں کرو گی؟"

مہاجبین ہتھیلیاں ٹھوڑی تلے ٹکائے ارسا کو دلچسپی سے سن رہی تھی۔

"ہاں تم نہیں کرو گی نظر انداز کیوں کہ تم جانتی ہو کے وہ

تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ارسا نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا۔

"تو مہاجبین مجھے ایک سوال کا جواب دو۔ کیا تمہں ہللا تعالی کی محبت پر کوئی شک

ہے؟"

‘‘تمہارے بابا جو تمہاری ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں تم انھیں ایک بار بھی اگر

نظرانداز نہیں کرسکتی تو ﷲ تعالی جو

چوبیس گھنٹے تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ تمہاری ہر وہ خواہش پوری کرتے ہیں جو

تمہارے حق میں بہتر ہو۔ مہا جبین وہی

ﷲ پاک جب دن میں پانچ بار تمہیں اپنی طرف بلاتے ہیں اور تم مسلسل نظرانداز

کرتی ہو تو تم خود بتاؤ تمہارے دل کو چین

کیسے ملے گا؟ کیسے رہے گی تمہاری روح پرسکون؟ ہاں؟۔۔ پھر ﷲ پاک کی محبّت تو

دیکھو دوسرے دن پھر اسی محبّت

سے اپنی طرف بلاتے ہیں اور دوسرے دن پھر ہم اس آواز کو نظرانداز کردیتے ہیں

مگر ﷲ پاک پھر تیسرے دن بھی اسی

محبّت سے اپنی طرف بلاتے ہیں۔’’

ارسا نے چند سیکنڈ کا وقفہ کیا اور پھر دوبارہ بات جاری کی۔

سوچو ذرا کہ ہللا پاک کے ہم پر کتنے احسان ہیں۔ پھر بھی ہللا

پاک ہمیں اپنی طرف بالتے ہیں اور پھر ہم نہ جائیں تو کیا خاک سکون ملے گا ہمیں؟

کیا ہماری روح بے چین نہیں ہو گی؟

ہمارا دل جب ہللا پاک کی یاد سے خالی ہو گا تو اس میں سکون کیسے ہو گا؟ مگر میں

تمہیں یہ بھی نہیں کہہ رہی کہ اب تم

سکون کے لیے نماز پڑھنا شروع کر دو۔ بلکہ نماز تو ہللا تعالی کی اطاعت کے لیے

پڑھی جاتی ہے۔ سکون تو ایک ان عام ہوتا

ہے۔ اگر ہم محض سکون کے لیے نماز پڑھتے ہیں تو یہ تو خود غرضی ہوئی ناں!"

ارسا نے رک کر تاہید چاہی۔

www.novelsclubb.com

"مگر ایسا کیوں، ہم نماز تو پڑھتے ہیں ناں! اب اس سے کیا فرق پڑھتا ہے کہ ہم نماز

سکون کے لیے پڑھیں یا پھر اطاعت

کے لیے؟"مہاجبین نے نا سمجھی سے ارسا کو دیکھا۔

"فرق پڑتا ہے مہاجبین، بہت فرق پڑتا ہے۔ہللا تعالی اعمال کو نہیں نیتوں کو دیکھتا

ہے۔اب دیکھو نماز میں سکون تو ہے ہی

ناں! اگر ہم ہللا تعالی کی اطاعت کے لیے نماز پڑھیں گے تو سکون تو پھر بھی ملے گا

ہی ناں؟ تو کیوں ناں ہم اچھی ںیت

سے نماز پڑھ لیں؟"

مہاجبین نے اثبات میں سر ہالیا۔مگر اس کا دماغ ابھی بھی کسی گہری سوچ میں تھا۔

ارسا نے اسے مطمئن نہ پا کر ایک بار پھر اپنی بات شروع کی۔

"میں نے ایک واقعہ سنا تھا اب مجھے نہیں پتا کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا مگر مجھے پسند آیا۔"

مہا جبین جو کسی گہری سوچ میں ڈوبی بیٹھی تھی۔ایک بار پھر ارسا کی بات سننے لگی۔
آج اسے ارسا کی کوئی بات بھی

بری نہیں لگی تھی۔وہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔مہا جبین کو اس کی
باتوں میں انجانہ سا سکون محسوس ہوا۔

"تو وہ واقعہ کچھ یوں تھا کہ ایک کسی گاؤں میں ایک بزرگ رہتے تھے۔انھیں ایک
شخص نے اپنے گھر کھانے کی دعوت

دی۔اس شخص نے دراصل نیا گھر تعمیر کروایا تھا تو یہ دعوت بس گھر کی نمائش کے
سلسلے میں رکھی گئی تھی۔جب

سب کھانا کھا کر اور گھر دیکھ کر چلے گئے تو اس شخص نے بزرگ کو ساتھ لیا اور گھر
دکھانے لگا۔بالشبہ وہ گھر بہت

خوبصورت اور عالیشان تھا مگر بزرگ کو ایک چیز پر بڑی حیرت ہوئی کہ پورے گھر میں کوئی بھی کھڑکی نہیں تھی۔ وہ

گھومتے پھرتے جب گھر کے آخری کونے سے واپس پلٹے تو ان کی نظر ایک کھڑکی پر پڑی۔ جسے دیکھ کر انہوں نے اس

شخص سے پوچھا کہ "اس نے یہ کھڑکی کیوں رکھوائی ہے؟ باقی تو پورے گھر میں کوئی کھڑکی نہیں۔"

اس شخص نے جواب دیا کہ "یہ کھڑکی روشنی کے لیے رکھی ہے۔"

بزرگ نے اس شخص سے کہا کہ "اگر تم اس نیت سے کھڑکی رکھواتے کہ آزان کی آواز سننے میں آسانی ہوگی تو کیا

روشنی کا راستہ رک جاتا؟" اس شخص کو بڑی حیرت ہوئی اس نے ناسمجھی سے بزرگ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔"دیکھو بیٹا میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم

اس ل یت سے یہ کھڑکی رکھواتے کہ اس

سے آزان کی آواز آسانی سے سن لو تو روشنی کو تو پھر بھی اندر آنا ہی تھا مگر تمہاری

ل یت کی وجہ سے جب تک یہ

کھڑکی موجود رہتی تمہیں ثواب ملتا رہتا۔"

"یہی بات نماز کی ہے اور ہمارے باقی تمام اعمال کی بھی۔ اگر ہم کوئی بھی عمل نیک

نیتی سے کریں گے تو ہمیں اس کا اجر

بھی ملتا رہے گا۔"

"اور پھر بات آتی ہے قرآن کی تو مہا جبین ہم سب قران محض پڑھتے ہیں سمجھنے کی

کوشش ہی نہیں کرتے دیکھو اب ہم

قرآن مجید کو صرف چوم چوم کر اونچی جگہ رکھ دیں یا پھر صرف پڑھتے رہیں سمجھنے کی کوشش نا کریں تو ہمیں

جینے کا سلیقہ کیسے آئے گا؟ دیکھو کہ اگر ایک بیٹا اپنے ان پڑھ باپ کو خط لکھتا ہے۔ جو اس کے باپ کو سمجھ نہیں آتا

اور وہ اپنے بیٹے کی محبّت میں اس خط کو بار بار دیکھ کر چوم لیتا ہے اور اسے سنبھال کر رکھتا ہے تو کیا اس کا مسئلہ

حل ہو جائے گا؟ کبھی بھی نہیں۔" ارسا نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا۔

"اسے تو چاہیئے کہ وہ خط کسی سے پڑھوا لے تاکہ اسے پتا تو چلے کہ اس کا بیٹا اس سے کہنا کیا چاہتا ہے؟ وہی بات آجاتی

ہے کہ ہم قرآن مجید کو سمجھیں گے نہیں تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہمارا خدا آخر ہم سے کہنا کیا چاہتا ہے؟ ہمیں کیسے

www.novelsclubb.com

سمجھ آئے گی کہ ہم نے زندگی میں کرنا کیا ہے؟، مشکل حالات میں ہم نے صبر کیسے کرنا ہے؟ ہمیں تو زندگی کے ہر

پہلو میں رہنمائی کی ضرورت ہے جو کہ قرآن پاک سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔"

مہاجبین خاموشی سے ارسا کی بات سن رہی تھی اور اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

بات ختم ہوئی تو ارسا اٹھ کھڑی ہوئی مہاجبین کے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی سے صاف کیا پھر وہ دونوں کالس لینے چلیں گئیں۔

ارسا کی باتیں مہاجبین کو دل کی گہرائیوں میں اترتی محسوس ہوئیں۔ مہاجبین کی سمجھ میں ساری بات آچکی تھی۔ مہاجبین

نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب سے وہ نماز قائم کرے گی۔

آج وہ اپنی اس دوست پر ناز کر رہی تھی جس نے اسے حقیقی سکون سے روشناس کروایا تھا۔

مہ جبین حسن نے اپنے آپ کو بدلنے کا ارادہ کر لیا تھا آج وہ ایک نئے سفر پر نکلی
تھی۔

نئ زندگی کے سفر پر۔۔

ایک نئے رستے پر جو "فالح کی جانب" جاتا تھا۔

مہ جبین کو ایک آواز سنائی دی۔اس نے اپنے آس پاس نظر دوڑائی مگر اسے کوئی
نظر نہ آیا۔وہ آواز اسے مسلسل سنائی

دے رہی تھی۔

یہ آواز آخر کہاں سے آرہی تھی؟

www.novelsclubb.com

یہ تو اس کے دل کی آواز تھی۔وہ آواز جو پہلے کہیں دب چکی تھی۔

وہ آواز اب اسے سکون دیتی تھی۔

کبھی جو انتہائے غم ہو

کہ آنکھ پوری نم ہو

بس ایک کام کرنا

رب سے کالم کرنا

ہاتھوں کو اٹھا کر

اور دل کو جھکا کر

ہر غم بیان کرنا

بس ایک کام کرنا

سن کر وہ غم تمہارا

تم پر کرم کرے گا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور تمہارے غم کو

محبت سے وہ چنے گا

بس جب نہ ہو سہارا

تو ایک کام کرنا

ہاتھوں کو تم اٹھا کر

رب سے کالم کرنا

○● تمت بلخیر ●○

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆